© rasailojaraid.com

آج، جب کہ انٹرنیٹ اور مواصلاتی سیارچوں کا دَور ہے اور لامحدود معلومات کا سیلاب جغرافیائی سرحدوں کو توڑ کر دُنیا کے ہر خطے میں گھس گیا ہے، اگر ابلاغ عامہ کے مروجہ ذرائع کو دعوت اسلامی کے لیے استعمال نہ کیا گیا تو ہم اپنے پیغام اور دعوت کا حق صحیح طور پر ادا نہ کرسکیں گے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

ملک سے نقل مکانی

س: ملکی حالات سے مایوس ہو کر ہماری نوجوان نسل ملک سے نقل مکانی کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ:

۱- کیا امریکہ اور مغربی ممالک دارالکفر کی تعریف میں آتے ہیں؟

۲- اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے ان ممالک کی طرف ہجرت دینی نقطۂ نظر سے کیسا فعل ہے؟

۳- اپنے اور اپنی اولاد کے دین و ایمان کو بچانے کی خاطر ان ممالک کی طرف ہجرت کی جائے تو کیسا ہے؟ کیوں کہ وہاں کم از کم آپ کو اپنے حقوق تو بغیر کسی رشوت اور سفارش کے مل جاتے ہیں، جب کہ پاکستان میں ایسا نہیں ہے؟

۴- جب حالات گھمبیر ہو جائیں تو ہجرت سنت نبویؐ ہے۔ کیا مذکورہ حالات میں ہجرت ضروری ہے؟

ج: آپ نے اپنے سوال میں ایک بہت اہم زمینی حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ بلاشبہ نہ صرف پاکستان بلکہ بہت سے مسلم ممالک میں ناہموار حالات کے نتیجے میں بہت سے نوجوان اور پیشہ ور افراد نقل مکانی کر کے یورپ و امریکہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ کیا اسے دارالکفر کی طرف ہجرت کہا جائے گا؟ دارالکفر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں کفر کا نظام کارفرما ہو اور اہل اسلام کے لیے اپنے اصولوں پر عمل کرنا ممکن نہ ہو۔ چنانچہ سورۃ النساء آیت ۹۷ میں ان اہل ایمان کا ذکر کیا گیا جو نظام کفر میں مستضعفین فی الارض بنا دیے گئے۔ ایسے افراد سے موت کے وقت فرشتہ یہ سوال کرتا ہے کہ اگر تم اس زمین میں بے بس بنا دیے گئے تھے تو کیا جہاں اللہ کی زمین پائی جاتی ہے وہ تمھارے لیے تنگ ہو گئی تھی؟ کیا کہیں ہجرت کر کے کسی ایسے مقام پر نہیں جاسکتے تھے جہاں دین پر عمل کرسکو؟ کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی؟ گویا دارالکفر میں دب کر، مفلوج اور بے بس ہو کر رہنا اہل ایمان کا طریقہ نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ان پر ہجرت فرض ہو جاتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی نام نہاد مسلم ملک میں دستور تو یہ کہتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ وہ اسلامی ملک ہے لیکن برسراقتدار طبقہ اور نظام حکومت جاہلی ہو جب کہ ویسا ہی جاہلی نظام کسی غیرمسلم ملک میں بھی ہو لیکن غیرمسلم ملک میں دعوت اسلامی کے امکانات زیادہ روشن ہوں، تقریر و تحریر اور اجتماع کی پوری آزادی ہو لباس، طعام اور بود و باش پر کوئی پابندی نہ ہو جب کہ خود نام نہاد مسلم ملک میں اسلام دوست اور تحریکات اسلامی سے وابستہ افراد پر زمین تنگ کر دی گئی ہو تو ہر عقل و شعور رکھنے والا شخص اس بات پر غور کرے گا کہ کیوں نہ زیادہ آزاد فضا میں سانس لے کر دین کی دعوت کو دُنیا میں پھیلائے۔

دارالکفر میں قیام کے سلسلے میں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر وہاں پر اسلام کی دعوت پیش کرنے اور آخر کار اسلام کے غالب آنے کے امکانات ہوں تو وہاں پر قیام حرام نہیں کہا جاسکتا۔ اگر اس کا امکان نہ ہو تو وہاں کا قیام ایک قسم کی معصیت شمار ہوگی۔ اگر ایک نام نہاد مسلم ملک میں کوئی کام بغیر رشوت اور سفارش کے نہ ہو رہا ہو اس کے اخبارات مسلسل عریانی کو فروغ دے رہے ہوں لیکن نام کی حد تک وہ ملک مسلمان ہو تو کیا محض نام کافی ہوگا؟ اگر اس نام نہاد مسلم ملک میں اصلاح اور اسلام کے غالب آنے کے امکانات ایک دارالکفر سے زیادہ ہوں تو عقل کا فیصلہ اس نام نہاد مسلم ملک میں قیام کے حق میں ہوگا۔

مکہ میں اشاعت اسلام کے وقت شرک اور کفر کا غلبہ تھا لیکن ۱۳ سال تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر اسلام کے غلبے کے لیے کوشاں رہے۔ جب وہاں دعوت اسلامی کے لیے مشکلات ناقابل برداشت ہوگئیں تو مدینہ ہجرت فرمائی جو پہلے سے دارالاسلام نہیں تھا۔ آپؐ کے وہاں ہجرت فرمانے کی وجہ سے وہ شہر مدینۃ النبیؐ بنا۔ مکہ کے دور ابتلا میں صحابہ کرامؓ کی جماعتوں نے حبشہ ہجرت کی جہاں پر اسلامی حکومت نہ تھی لیکن فرماں روا عادل تھا، گو اس کے درباری بڑی حد تک مشرک تھے۔ ان تاریخی حقائق کے پیش نظر اپنی تمام مسلم دشمنی کے باوجود ہم امریکہ اور یورپ کو دارالحرب قرار نہیں دے سکتے۔ ہر دو خطوں میں حالیہ نفرت کی لہر کے باوجود سیکڑوں افراد نے اسلام قبول کیا ہے اور یہ عمل مسلسل جاری ہے۔ کیا بعید کہ آج ہم جن ممالک کو دارالکفر قرار دیتے ہیں کل وہی اسلام کی نشات ثانیہ کا مرکز بن جائیں، لیکن اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ جو ڈاکٹر، انجینیر، اساتذہ اور دیگر کارکن وہاں مقیم ہیں وہ دعوت دین کے فریضے کو کتنی ذمہ داری کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ اگر ان کے یورپ اور امریکہ جانے کا مقصد محض دُنیا کا حصول ہے، جیسا کہ ایک حدیث کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ کسی شخص کی ہجرت ایک خاتون سے شادی کے لیے ہوتی ہے اور کسی کی صرف اللہ کے لیے اور پھر یہ فرمایا کہ اعمال کی بنیاد نیت پر ہے، تو اگر ایک ڈاکٹر اس نیت سے ہجرت کرتا ہے کہ وہ یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے اپنی صلاحیت کا استعمال کرے گا، ساتھ ہی ڈاکٹری یا کسی بھی پیشے کے ذریعے دولت بھی کماتا ہے، تو اس پر ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ خیال رہے کہ دعوت دین کے حوالے سے اس کا اپنا گھر، بیوی اور بچے بھی دعوت کے اوّلین مخاطبین ہیں اور وہ جہاں بھی ہوں وہ ان کی صحیح دینی تعلیم و تربیت کے لیے اللہ کے سامنے جواب دہ ہے۔ جس وقت تک ایک مقام پر دعوت دین پیش کرنے کی آزادی اور خود عمل کرنے پر کوئی بندش یا مزاحمت نہ ہو، اس وقت تک وہاں سے ہجرت نہ کرنا افضل ہے۔ لیکن اگر پابندیاں اتنی بڑھ جائیں کہ دین کا تحفظ ایک مسئلہ بن جائے تو ہجرت کرنا سنت ہے۔ البتہ ایسے تمام مواقع پر معروضی طور پر جائزہ لینے اور اچھی طرح غور کرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہوسکتا ہے۔ (ا-ا)

مطالعہ کیجیے!

جماعت اسلامی کا جائزہ

صفحات :360، قیمت : =/180 روپے

تجلیات صحابہؓ

صفحات : 661، قیمت : =/250 روپے

تفہیم القرآن پر اعتراضات کی علمی کمزوریاں

صفحات : 240، قیمت : =/125 روپے

شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے حقیقی بھتیجے اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے ذہین ترین شاگرد

ماہنامہ تجلی دیوبند کے مدیر شہیر

مولانا عامر عثمانیؒ کے قلم سے

اگر آپ تحریک اقامت دین کے ابتدائی ایام کی تاریخ اور ہم عصر تنقید و جواب تنقید سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو مندرجہ بالا کتب کا مطالعہ کیجیے!

تینوں کتب کا سیٹ =/450 روپے پیشگی منی آرڈر بھیج کر منگوائیے!

ایک یا دو کتب کے لیے مندرجہ بالا قیمت منی آرڈر کیجیے ڈاک خرچ مکتبہ برداشت کرے گا، وی پی کی صورت میں خریدار کے ذمہ ہوگا

=/105 روپے کی خصوصی رعایت

مکتبہ الحجاز پاکستان

اے 219، بلاک سی، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی 74700 فون نمبر 6638413

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com